اللہ نور السموات والارض

رسالہ مولود شریف دلپذیر متضمن اثبات محفل میلاد شریف موسوم مقرر

المسمّی بہ

نور علیٰ نور

سنہ ۱۳۰۳ ہجری

بتالیف مولوی مشتاق احمد صاحب پیرزادہ مصنف نور اللہ قلبہم بنور الہدیٰ

بمطبع مجتبائی دہلی باہتمام میاں محمد عبد الاحد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین ۔ چند
مسلمان بہائیون نے درباره جواز عدم جواز انعقاد محفل میلاد شریف
ونیز درباره سویم وفاتحہ گیارہوین اس خاکسار سے استفسار فرمایا
لہذا چند عقائد اہل سنت والجماعت کے معہ ارکان خمسہ نقل کر کے
بعد ترتیب دینی چند مقدمات کے کہ فہم جواب مین دقت نہ ہو جوابات
مسائل مذکوره باستناد کتب معتبره لکھی جاتے ہین کہ عوام کو فائده
حاصل ہو ۔ جاننا چاہیئی کہ اول درستی اعتقاد ضروریات سے ہے ۔
اگر اعتقاد درست ہی اور سستی کا ظہور عمل مین ہوا البتہ امید مغفرت ہی
اور جس شخص کا اعتقاد درست نہین اسکے مغفرت نہین ۔ ان اللہ
لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء ترجمہ اللہ تعالی
شرک کے مغفرت نہین فرماتا شرک کے سوا جسکو چاہے بخشدی =

اللہ تعالے بذات قدیم اپنی کے موجود ہی اللہ تعالی کی پیدا کرنے سی ظہور تمام
کا پردہ عدم سے وجود مین ہوا پس اللہ تعالی قدیم اور ازلی ہی اوسی کے
واسطی بقا اور ہمیشگی ہی اور تمام اشیاء نو پیدا حادث ہین انکے واسطے بقا نہین
تنہا ہی اللہ تعالی استحقاق عبادت اور واجب الوجود ہونے مین یگانہ ہے
شریک اپنا نہین رکھتا پس واجب الوجود ہونا اور استحقاق عبادت دوسرے
کے واسطی نہین اللہ تعالے متصف بصفات کاملہ ازل سی ہی اور اون کا
قیام اللہ کے ذات کے ساتھ ہی منجملہ اونکے حیات وعلم وقدرت وارادہ
وسمع وبصر وکلام وتخلیق سبحانہ تعالے صفات ناقصہ سی بری ہی اور
لوازم جواہر واجسام واعراض سی پاک ہی زمان ومکان وجہت مخلوقات
وحادث ہین مکان حادث ومخلوق خالق وقدیم کے واسطی نہین ہو سکتا
زمان اور مکان وعرش وماسوای عرش مخلوقات ایزدی ہین عرش کہ
صفائی ونورانیت مین ممکنات سی برتر ہی چونکہ ظہور عظمت وکبریائی خالق
جل وعلا اوسپر ہوتا ہی اسوجہ سے اوسکو عرش اللہ کہتے ہین ورنہ عرش
وماسوای عرش بہ نسبت سبحانہ تعالی یکسان وبرابر ہین ونیز سبحانہ تعالے
جسم وجسمانی وجوہر وعرض ومحدود ومتناہی وطویل وعریض ودراز وکوتاہ و
تنگ وچوڑا نہین ہی۔ صاحب وسعت ہی کہ فہم وادراک ہمارے سے بعید ہے
اور محیط احاطہ عقل ہمارے سے دور اور قریب ہی کہ بدریافت حال قریب کے

عقل ہماری عاجز اور ہماری ساتھہ ہی کہ معیت مشہور پہ ہم ایمان لای ہین
کیفیت سی ناواقف ہین اللہ تعالے محیط اور قریب اور ہمارے ساتھہ ہی مگر کیفیت سی ناواقف
ہین جو شخص علم کیفیت کا قائل ہی مذہب مجسمہ مین قدم رکھتا ہی سبحانہ تعالے
کسے کے ساتھہ متحد نہین اور نہ کوئی شئی اوسکے ساتھہ متحد ہی اور نہ اللہ تعالے
مین کوئی شئی حلول کی ہوئی ہی اور نہ اللہ تعالی کسی شئی مین حال ہی تجزی
وتبعض وتحلیل وترکیب سبحانہ تعالے مین ممنوع ومحال ہی عقاید عظیم
مصنفہ شاہ محمد رمضان علیہ الرحمۃ جو باہتمام مولوی عبدالشکور صاحب کے
مطبوع ہوئی ہی اوسکے صفحہ ۱۷۰ مین مفصلاً حال حلول کا مذکور ہے
ارشاد فرماتے ہین۔ حلول اوسکو کہتے ہین کہ دو چیز جسم کی پتلے آب مین ایسی
گھل جاوین کہ کوئی ڈھونڈھی تو جدا ہی نہ پاوی اس مین ایک دوسریکا
باس ہوگیا کہ اللہ تعالے کی ذات کو اسی پتلی سمجھی کہ ڈالی تو پڑی اس جسم
سی اللہ تعالے پاک ہی اور جو کوئی یون کہے اللہ تعالی ہماری مین ایسا ہی جیسا
دودہ مین یا شربت مین شکر ہوتی ہے تو کفر ہے کیونکہ اللہ تعالے جسم سی پاک
ہے فقط۔ دوم اتحاد اوسے کہتے ہین کہ ایک سخت جسم دوسری سخت جسم مین
ملکر ایک ہوجاوین جیسے آدمی مین منی ماباپ کی یا جیسے دو درخت ملکر ایک ہو
جائین یا مٹی ہوجائین ایسا بہت سمجھنا کفر ہے کیونکہ اتحاد وہ ہوتا ہے دو
چیزون کا کہ جسم رکھتے ہون جسم وہ ہوتا ہے کہ لمبا وچوڑا او ڈونہگ ہوا اور

اللہ تعالی اس جسم سی پاک ہی سویم الحاد اوسی کہتی ہین کہ جیسے بعضے بیجیا
کوئے کہتا ہے کہ سب چیز اللہ ہین اور مین اللہ ہون یہہ نہ کہا چاہیے بلکہ اللہ
تعالے اوسکا نام ہے کہ قدیم ہوا اور دنیا ساری نئی ہی ہی اور اللہ تعالے وہ
ہوتا ہے کہ جس مین سب صفتین ہون اور پوری ہون کہ جس مین نقصان
نپایا جاوی اور جسنے بنا اللہ اللہ کہا وہ کافر ہوا چہارم کلی طبعی کہ جیسے کوئے
کہی کہ ہماری مین اللہ ایسا ہے کہ جیسے سب آدمیون مین جنکا اوسکا نام انسان
ہے اور کوئی آدمی ایسا نہین جو انسان نہین اور بدن نہین وہ کسے ہی ذرہ
کا نام یہے نہین جسکا نام انسان ہو تو جو کوی اللہ تعالی کو ایسا کہی وہ کافر ہوا
سبحانہ تعالے کے واسطے کوئی مثل نہین اور کوی کفو اور زن و فرزند اللہ کے
واسطے نہین ذات و صفات سبحانہ تعالی بیچون و بیچگون لاشبہ و بی نمونہ ہے
عقل کو رسائی نہین۔ درین ورطہ کشتے فروشد ہزار ٭ کہ پیدا نشد تختہ بر کنار
٭ تو ان در بلاغت بسحبان رسید ٭ نہ در کنہہ بیچون سبحان رسید ٭ ہان
اسقدر ہم جانتی ہین کہ اللہ تعالے موجود ہے اور باسمار وصفات کاملہ کہ بیان
اوسکا فرمایا ہے متصف اور جسقدر کہ مضمون ہماری ذہن مین آتی ہین اللہ تعالے
اوسی بالا و منزہ ہی ٭ ہرچہ در اندیشہ ناید آن خدا است ٭ لا تدرکہ الابصار
بینائی اوسکے نہین پا سکتے۔ جو اسمار الٰہی شرعی سماعی ہین یعنی جو سے گئی
صاحب شرع سی اونکا اطلاق پایسر پہنچا ہی جیسے جواد اوسکا اطلاق بوجہ

سماعت اوسکے شمر سامع حق اللہ پر چاہی اور سمع کا لفظ چونکہ سنا گیا اوسکا اطلاق
اللہ تعالے پر نہ چاہی سبحانہ تعالے جیسا خالق بندونکا ہی ویسا ہی خالق
افعال بندونکا ہی خواہ خیر یا شر ہوں سب بتقدیر ایزدی ہین لیکن خیر سے
راضی اور شر سے ناراض ہی اگرچہ دونون فعل بمشیت وارادت ایزدی ہوتے
ہین مگر شر تنہا کو بنظر ادب حق سبحانہ تعالے کے طرف نسبت نہ کرنا چاہی
خالق خیر وشر یا خالق کل کہنا چاہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم
انبیا ہین اور دین محمد رسول صلعم ناسخ ادیان سابقہ ہے اور کتاب اوسکے بہتر ہین
کتب ماتقدم اور اوسکے شریعت کے واسطے کوئی ناسخ نہ ہوگا تا قیامت باقی
رہیگی اور جبکہ عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نزول فرماوینگے عمل بشریعت محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرینگے بطور امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہونگے اور جو کچھ علیہ الصلوۃ والسلام نے احوال آخرت سے خبر دی ہی سب
حق ہی اور عذاب قبر وضغطہ قبر اور سوال منکر نکیر قبر ہین اور فنا ہی عالم اور
پھٹنا آسمان اور منتشر ہوجانا ستارونکا اور پارہ پارہ ہوجانا زمین اور
پہاڑونکا اور اٹھہ جانا اونکا اور حشر ونشر اور اعادہ روح کا جسم مین اور
زلزلہ وہول قیامت ومحاسبہ اعمال اور گواہی دینا دست وپا کا اعمال کنندہ پر
اور رکھنا میزان حسنات وسیئات کا کہ بذریعہ اوسکے وزن کیا جاویگا اور
اور کمی زیادتی حسنات وسیئات بسبب اوسکے معلوم ہوگے اگر پلہ حسنات

گران آیا نجاست ہی اور اگر خفیف ہوا علامت خسران ہی اور اد موکرآنا نماز کی
اعمال کا دائین ہاتھ اور باتین مین اور شفاعت انبیا اور صلحا علیہم الصلوات
والتسلیمات اولاً وثانیاً مومنین گنہگار کے واسطی باجازت مالک یوم الدین جل
سلطانہ ثابت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شفاعت واسطے
اون لوگوں کی ہی جو مرتکب گنہ کبیرہ کے ہونگے اور پل صراط کہ پشت دوزخ پر کہین
گے اور مومنین اوس پل پرسے عبور کرکے بہشت مین جاوینگے اور کفار
پاؤن سی لغزش کہا کر دوزخ مین جاوینگے پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام
نے فرمایا کہ قوم بنی اسرئیل کے ۷۲ فرقے تھی تمام ناری اور ایک اونمین سے
جنتی اور عنقریب کہ میری امت کے ۷۳ فرقے ہونگے ۷۲ ناری اور ایک جنتی
صحابہ رضہ نے دریافت فرمایا یا رسول اللہ وہ لوگ جنتی کون ہونگی ارشاد فرمایا
جو میرے اور میری اصحاب کے طریقہ پر ہونگے وہ لوگ جنتی ہونگے اور اب وہ
فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعۃ ہی کہ ملتزم متابعت آنسرور علیہ الصلوۃ
والسلام اور متابعت اصحاب آنسرور علیہم الصلوات والتسلیمات کے ہین جو
اس فرقہ سی علحدہ ہی ناری ہی۔ اللہم ثبتنا علی معتقدات اہل السنۃ والجماعۃ
واحینا فی زمرتہم واحشرنا معہم ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا
من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب بعد درستی اعتقاد کے نماز پنج وقتہ فرائض
و واجبات و آداب کو لحاظ کرکے جیسے وقت قیام کے نظر سجدہ کے جگہہ وقت

رکوع نظر پشت پا پر وقت سجدہ نظر مقدم بینی پر اول سلام مین نظر داہنی
مونڈھی پر اور دوسری سلام مین نظر بائین مونڈھی پر واسطی تحصیل انکسار
وعاجزی کے رکھنی اور باجماعت بطریقہ مسنون ادا کرنی چاہیئی تاکہ حبل
المتین اسلام حاصل ہو اور جاننا چاہیئی کہ اول رکن اسلام ایمان اللہ پر اور اسکے
رسول محمد علیہ الصلوۃ والسلام پر لانا دوم رکن نماز کہ فارق درمیان
کفر اور اسلام کے نماز ہی سوئم زکوۃ جبکہ حاجت اصلیہ یعنی اوسقدر کہ
بوجہ اوسکے ہلاک ہونے سے محفوظ رہی فارغ ہو اور نصاب مقررہ پر ایک
سال کامل گذر گیا ہو مسلمان عاقل بالغ جو کسیکا غلام نہ ہو اوسپر واجب ہی
بشرطیکہ کوئی نابالغ نہ ہو چہارم روزہ ہی رمضان عاقل بالغ پر فرض ہی یوم شک
یعنے تیس تاریخ شعبان کو روزہ احتمالی نہ رکہنا چاہیے ساتھ ال نیت کا
وقت فجر سی ہونا چاہیے اگر رات سی نیت کریگا درست ہی زبان سی نیت
کرنا مسنون دل سی ارادہ روزہ کیواسطی شرط ہی مسئلہ ایسے پیشہ والا
کہ اگر تمام روز محنت کرکے روزہ رکہی عاجز ہوجاتا ہے چاہیے کہ نصف
روز کام کرے جیسے روٹی پکانی والا ۔ اتنے صاف ظاہر معلوم ہوتا ہے اگر
زمیندار اس نظر سی کہ ہل چلاؤنگا روزہ ترک کرے درست نہیں ۔ اگر
موسم گرما ہو اور درحالت ہل چلانے کے روزہ رکھنے سے ماندہ ہوجاتا ہے
چاہیے کہ نصف روز ہل چلاوے اگر یہہ بات کہی کہ باقی روز کام کرونگا تب

بھی روزہ نہین رکھ سکتا عند الشرع کاذب تصور کرکے روزہ رکھنی
کا حکم دیا جاویگا استقلاً اس حالت مین کہ نہانی کی حاجت تھی صبح کو نہا
اگرچہ تمام دن اس حالت مین رہا روزہ نہین جاتا یا کسی کی غیبت کری یا
بعد تضمضہ کی تری مونھہ مین رہی اور تھوک کی ساتھہ نگل گیا روزہ نہین جاتا
سر مین تیل ڈالنا اور سرمہ لگانا بحالت روزہ درست ہی پنجم حج بیت اللہ
در صورتیکہ فرضیت حج کو جانتا ہو بدن سی تندرست ہو صاحب بصارت
ہو اور قیدی نہ ہو بادشاہ ظالم کا کہ حج سی منع کری خوف نہ ہو سواری جمع
اشیاء ضروری مثل مکان و نان نفقہ عیال سی تا واپسی فارغ ہو زاد راہ
رکھتا ہو راستہ مین امن ہو اگرچہ رشوت دیکر حاصل ہو بالغ عاقل مسلمان
ہو غلام کسیکا نہ ہو اوسپر فرض ہی عورت کی ساتھہ خاوند یا محرم عاقل بالغ
کہ فاسق نہ ہو ہونا چاہی اگر بدون محرم عورت نے حج کیا بکراہت درست
ہوجائیگا خاوند کو حجۃ الاسلام سی بیوی کو روکنا درست نہین سب عبادتون
مین جامع ترین و فاضلترین عبادت نماز ہی جب بچہ بیرون آرا زجسم
نماز زد سر مرن چون مرغ بی تعظیم سازند روز قیامت اول محاسبہ نماز کا
ہوگا اگر محاسبہ نماز درست آیا سب معاملات باسانی طی ہو جاوینگے
اہل اسلام خاص و عام غربا و امرا کو لازم ہی جہانتک ہو سکے ممنوعات
شرعیہ سی اعراض کرین اور ناپسندیدہ حق سبحانہ تعالے کو اپنی حق

شریف مرقوم الذیل صریح وال ہی عن سلمان الفارسی قال سُئل

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن السمن والجبن والفرا فقال الحلال

ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفی عنہ

ترجمہ سلمان فارسی سے روایت ہی کہا سوال کئے گئے رسول اللہ صلے اللہ

روغن زرد اور پنیر اور پوست سے فرمایا حلال وہ ہے جو حلال کردیا اللہ تعالے نے

کتاب میں اور حرام وہ ہی جو حرام کردیا اللہ نے اپنے کتاب میں اور جو چیزیں اللہ تعالے چپ ہیں تمہارے

واسطے معاف ہی یا دراسی نظر سے فاضل جلیل جناب مولانا محب اللہ بہاری

اپنی کتاب مسلم الثبوت میں ارشاد فرماتی ہیں مسئلہ الاباحۃ حکم شرعی لانہ

خطاب الشرع تخییرا والاباحۃ الاصلیۃ فرع منہ لانہ کل ما علم فیہ

المدرک لاحرج فی فعلہ وترکہ فذلک مدرک شرعی لحکم الشرع بالتخییر الخ

اور علامہ ابن عابدین رد المحتار حاشیہ در المختار میں فرماتی ہیں اقول و

صرح فی التحریر بان المختار ان الاصل الاباحۃ عند الجمہور من الحنفیۃ

والشافعیۃ انتہی مقدمہ تحریم کے فعل وعمل من حیث الاطلاق یا من حیث

تعیین کو موقع شرعی سے بدل دینکو بدون دلیل شرعی کے بدعت ذمیمہ

کہتے ہیں مقدمہ سوم کے رو سے یہہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ جن افعال

و اعمال کے مراتب شرعیہ مقرر کرتے ہیں ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم

باہم مختلف ہیں مثلاً سورہ فاتحہ کے لئے امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا

مین مرتبہ فرضیت کا تجویز کیا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے مرتبہ وجوب کا
تجویز کیا ایمن کوئی ایک دوسری کو بدعتی یا ادنے اس تغیر مرتبہ کو بدعت
نہین کہہ سکتا اس لیے کہ ہر ایک نے اپنی فہم کے موافق جو عنداللہ معتبر ہے
کتاب و سنت سے استنباط کرکے مرتبہ مقرر فرمایا ہے۔ مقدمہ ششم تغیر
حکم شرعی کے بدل دینے کے دو طریق ہین ایک حقیقۃً یعنے ایک فعل مباح
تہا اوسکے وجوب یا ندب یا حرمت وغیرہ کا صریح معتقد ہوا
یا اوسکا عکس کر دیا اور جو فعل نفس طبیعت کے روسے مندوب یا واجب
ہوا ورمن حیث التعین اور تشخص کے روسے مباح ہو یا وجود امکان تحقق
افراد کثیرہ کے اور اوضاع متعددہ کے اوسکے وضع معین اور ہیئت معین کو
بدون کسے وجہ خارجی کے لازم کر لیا اوسکے حق مین بحکم شریعت ظاہرہ
بدعت حکمی قرار دیا جاویگا ہان اگر اوس وضع معین کا التزام کسے وجہ خارجی
یا ضرورت دیگر کے وجہ سے کر لیا ہی تو یہ التزام اوس شخص کے حق مین بدعت
نہ ہوگا مثلاً کسے شخص نے روز جمعہ ہی کو واسطے وعظ کے مقرر کر لیا اس
نظر سے کہ اوس دن لوگونکا اجتماع مشکل نہین ہے یا کسے نے زیارت
بروز جمعہ بوقت صبح کے مقرر کرے اس نظر سے کہ اوسکو اوسی وقت فرصت
ہوتی ہے پس یہہ التزام اوسکے حق مین ہرگز بدعت نہین ہونگے ہا ں ہے
ان دونون قسم کے التزام مین تفرقہ ہر شخص اپنی قلب سے خوب کر سکتا ہی

بعد تمہید ان مقدمات کے اصل سوالونکا جواب دیا جاتا ہی کہ فخر کونین
سید المرسلین حبیب رب العالمین خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر شریف اخلاق اور نفس طبیعت کے
رو سے خواہ - ربیع الاول خواہ - رجب مین خلوت مین یا مجالس مین
نظم مین یا نثر مین عربی مین یا اردو مین بلاشک وشبہ عبادت ہی افضل
ترین اور ایک سبب ہی اسباب نزول رحمت سے اور من حیث التعیین
والتشخص یعنی بالخصوص ماہ ربیع الاول مین اور ایک جلسہ عام مین مع
دیگر خصوصیات مثل تقسیم شیرینی واستعمال عطریات وگلاب پاشی کے
بحکم مقدمہ چہارم مباحات کی قبیل سے ہے - در بارۂ قیام اور بعض کتب احادیث
مین مذکور ہی کہ بعض صحابی رضی اللہ عنہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو بنظر تعظیم حدیث نبوی کے حدیث کو کہڑے ہوکر لیتے تہے اور سیکہتے
تہے - جیسے کہ آب زمزم کو یا باقی ماندہ پانی وضو یا بزرگ کے بچے ہوئے
پانی کو جسمین سے اونہون نے نوش فرمایا ہو تعظیما کہڑے ہوکر پیتے ہین
یا فرمان بادشاہ اہل اسلام کو تعظیما کہڑے ہوکر لیتے ہین اسی طور پڑہنے والا
حال ولادت باسعادت کا مناقب رسول اللہ علیہ الصلواۃ والسلام کو پڑہتا
پڑہتا جبکہ خاص ذکر ولادت باسعادت کو پڑہنا چاہتا ہی تو اسوقت اوس
ذکر معظم کو بنظر تعظیم اوس ذکر معظم کے کہڑا ہوکر پڑہتا ہی اور سننے والے

بنظر تعظیم عالم پر شرف لانے کے کہڑی ہوجاتی ہین پس یہہ کہڑا ہونا جسکو
قیام تعظیمی کریکے تعبیر کرتے ہین بحکم مقدمہ چہارم و نیز بنظر تمثیلات مذکورہ
از قبیل مباحات و مستحسنات سے ہے اور ایک روایت دربارہ اسکے یہہ
ہے ہی کہ فرمایا رسول خدا علیہ الصلواۃ والسلام نے من رآنی فقد رای الحق
ترجمہ جس شخص نے مجھے خواب مین دیکہا پس حق دیکہا یعنے مجکو ہے
دیکہا میری صورت مین شیطان متمثل نہین ہوسکتا پس صوفیان باصفا
مدعی اس بات کے ہین جیسے کہ خواب مین زیارت احمد مجتبی محمد مصطفے علیہ
الصلواۃ والسلام ہوتی ہی ایسے ہی وقت ذکر ولادت باسعادت آنسرور کے
روح پاک کی ہم کو زیارت ہوتی ہی لہذا قیام تعظیمی کرتے ہین اور فرماتی ہین
در حق منکر درخت سبز داند قدر باران :: تو چوب خشک باران را چہ دانی ::
واللہ علم بالصواب شعر اولیا را ہست قدرت از الہ :: تیر گشتہ باز گرداند
زراہ :: جواب سوال دویم جاننا چاہیے کہ ایصال ثواب باالاتفاق اہل سنت
والجماعت کے نزدیک ثابت ہی یعنی کلام اللہ پڑہ کر یا طعام یا کپڑا للہ دیو ہی
اوسکا ثواب مردہ کی روح کو بخشے بلا شک و شبہ اوسکا ثواب مردہ کو پہونچتا ہی
خصوصاً کلمہ طیبہ کہ جسکے فضیلت ظاہر و عیان ہے زیادہ بیان کرنے کچہ حاجت
نہین کتب احادیث اسکے فضیلت سے پر ہین ایک حدیث کا تہوڑا
حصہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ عوام اسکے فضیلت سے بیخبر نہ رہین فرمایا

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے من قال لا الہ الا اللہ فدخل الجنۃ ترجمہ جس شخص نے
بصدق دل کہا لا الہ الا اللہ پس داخل ہو جنت مین سبحان اللہ ایکبار کلمہ
طیبہ کی کہنے مین یہہ مرتبہ حاصل ہوتا اگر چھہتر ہزار مرتبہ یا زیادہ بار پڑھ کر
اس کلمۂ طیبہ کا ثواب بخشا یا دے کیونکر وہ میت دوزخ مین جلیگا ہرگز نہین
چنانچہ شاہ رمضان افتاب سروری ؛ پاے ہے سنت پیغمبر سے
آخر گشت مین فرمائی ہین ۔ ابیات کہ کو جو بخشے چھہتر ہزار ؛ کوے کلمۂ طیب کا
گر وہ شمار ؛ گناہون سبب جو کہ دوزخ بسے ؛ شرمندہ آہی دوزخ سے
نہ پہونچے ؛ سوال ۔ چنون پر کیون پڑھتے ہین ۔ جواب ۔ چھی سارے
پارہ سیپر چھہتر ہزار کے شمار کے واسطے مقرر کئے گئے ہین ۔ فائدہ اس مین
یہہ بھی ہے کہ شمار چھہتر ہزار کا کلمہ طیبہ بذریعہ اسکے ہو چکا ان چنون کو حاضرین
مین تقسیم کر دیتے ہین کہ حاضرین مین امیر اور ایسے غریب بہی ہوتے ہین کہ اونکو
احتیاج ہوتی ہے اور زبان سے سوال نہین کر سکتے ہین او ایسے عام تقسیم مین
وہ بہ گذر کر بدون سوال کے مستفید ہو جاتا ہے اسکے استعمال مین
اگر چہ مین مردہ کی مغفرت چاہی تو ذات باری سے امید کرتے
ہین کہ بخشدی اور زیادتی مراتب علیا کے عطا فرماوی انکا رست کر حضرت رحمت
اللہ علیہ ۔ شاید کسی کو یہہ خیال گذرے کہ امیرون کو کیون دیتی ہین اور وہ کیون
لیتے ہین ۔ جواب ۔ اول تو جبکہ کلمہ طیبہ اوس طعام پر پڑھا گیا پس وہ طعام

بابرکت و معظم ہوگیا پس امیر اوس تبرک پاک کو کیون چھوڑین ہر شخص
دوڑکر بابرکت شی کو لیتا ہی اور اگر امیرون کو نہ دیا جاوی تو امرا اوسکے بوجہ
نہ ملنی تبرک کے دل شکستے ہوی اور بعض غربا اپنی غربت کو بوجہ شرمندگی کے ظاہر
نہ کرینگے اور محروم رہینگے یہہ بہی دل شکستے ہوی اور تبرک کیا تقسیم
کرنے لگا گویا امیرون وغریبون کے پڑتال کرنے لگا یہہ آداب محفل سی بعید
ہے بیت تا توانی درون کس مخراش ﴿ کاندرین راہ خارہا باشد ﴾ سوال
دن کیون مقرر کیا جاتا ہے (جواب) تعیین یوم محض نظر اسکے کی گئی کہ اجتماع لوگونکا باسانی
ہوجاوی (سوال) ہم کہتے ہین کہ بدون اجتماع لوگونکے کلمہ کا پڑہنا ممکن ہی اگر ایک دو آدمی ۷۰ ہزار کلمہ طیبہ
پڑہکر مردہ اوسکا ثواب بخشے ایصال ثواب ہوجاویگا (جواب) فائدہ اجتماع کا یہہ ہی جبکہ
پڑہنی کلمہ طیبہ کے واسطے عام وخاص دونون آتی ہین اور جبکہ چہتر ۷۰ ہزار
کلمہ طیبہ پورا کرلیتے ہین کلمہ طیبہ کا ثواب مردی کو بخشتے ہین اور جمیع حاضرین
مردی کیواسطے مغفرت کے دعا کرتے ہین شاید اون دعا کرنیوالون مین کوئی
ولی اللہ ہو کہ اسکے دعا کے برکت سے مغفرت اوس مردہ کی ہوجاوی یا مرتبہ
علیا اوسکو دستیاب ہو میان میری اس جماعت ذاکرین کلمہ طیبہ سے رو
گردانی مت کر اس جماعت مین نزول انوار الہی وباران رحمت ہوتا ہے
فرمایا رسول خدا علیہ الصلواۃ والسلام نے بہشت اور سے مرنے جاو دن سے
پہلا ہو خرچ نے سونے ورد چپے سے بہلا ہو وہ کیا ہے ذکر کلمہ طیبہ سوال دن

مقرر کرنا منظر فائدہ مذکورہ ہی مگر تخصیص یوم سویم سے کیون ہی کبھی دوسرا
اور کبھی چوتہا روز بہی مقرر کیون نہین کرتے - جواب - اگر کوئی شخص
ہر سال حج کو جاتا ہی اور اسنے التزام کیا کہ بذریعہ ریل جایا کرونگا
اگرچہ دوسری راستہ بہی جا سکتا ہی مگر وہ التزاماً بذریعہ ریل ہی جاتا
ہے اور دوسری راستہ نہین جاتا پس یہہ التزام ہرگز اوسکے حق مین
بدعت نہ ہوگا اور مذموم متصور نہین تعیین یوم سویم کے وجہ یہہ ہے کہ
جس روز مردہ مرتا ہی وارثون کو رنج والم زیادہ تر ہوتا ہی جسمین
تجہیز وتکفین کا امر لاچاری ہی وارثون کی طبیعت گوارا نہین کرتی
دوسری روز رنج والم مین تخفیف ہوتی ہی ونیز بنظر حال مردہ ایصال
ثواب جلد تر منظور ہوتا ہے لہذا دوسری روز نخود وغیرہ منگوا کر تیار
کرتی ہین تیسرے روز بوقت صبح مجتمع ہوکر کلمہ طیبہ پڑہتی ہین چونکہ
التزامات مذکورہ یعنی تعیین یوم سویم شمار بر نخود وغیرہ بوجہ
فوائد خارجی اختیار کئے گئے لہذا مقدمہ ششم وتائید مثال مذکورہ جہ
کوئی تعیین یوم سویم ہمیشہ یعنی کبھی تبدیل تیسرے دن سکا نہ کرتی
بچہتر ہزار کلمہ طیبہ نخود پر شمار کرکے مردہ کی روح کو اوسکا ثواب
پہونچاتا ہے ہرگز اوسکے حق مین بدعت نہین بلکہ یہہ عمل یعنی سویم
کرنا جسکے واسطی کلمہ طیبہ پڑہ کر بخشا جاوی اور جسنے اہتمام کروا کے

بخشوایا اور تسبیح پڑہنی والون کے واسطے راہ نجات اور موجب مغفرت
سے نقل فرماتے ہین سورہ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ جسکا ایک قرآن ختم
کے برابر ثواب کہا ہی اور درود شریف جسکی فضیلت عیان ہے اگر
پڑہ کر اسکو بخشا تو شک مردہ و نیز پڑہنی والی کی حق مین بہت مفید ہی چونکہ
ایک جزو اسکا سورہ فاتحہ ہی لہذا فاتحہ کہنے لگے کوئی بات اسمین خلاف
شرع نہین — اور جس کہانی پر کلام الٰہی پڑہا جاوے وہ کہانا با برکت
و معظم ہو جاتا ہی اگر مسلمان اوسکو کہا دین کچہ اوسمین برائی نہین بلکہ نور
جسم مین زیادہ پیدا کریگا شاید بعض مسلمانون کو یہہ خیال ہو کہ کلام
الٰہی کا اثر طعام پر نہین ہوتا اور بوجہ کلام الٰہی کے نورانیت طعام مین
نہین پیدا ہوتی ہی — ہم کہتے ہین کہ ہندو یا بعضے مسلمان کچہ کلمات
آٹے دال پر پڑہتے ہین اور پہر اوسکے آٹے کو پہینکتے ہین جو سحر
کرکے تسخیر کیجاتی ہے اسکا جسکے واسطی پہینکنے والا ارادہ کرتا ہے اگرچہ وہ شخص
سو کوس کے فاصلہ پر ہو تا ہم اسکے جا لگتے ہین اور وہ شخص اوسکی اصلاح
سے مرجاتا ہی یا نقصان عظیم اوٹہاتا ہی یہہ سحر ایک قسم ہی جادو سے
اور اہل اسلام کی نزدیک یہ حق ہی ہمنے بطور مثال ایک بات ذکر کر دے
ورنہ اور دلائل دیگر ہین جو بخوف تطویل کلام یہان ترک کر دئیے گئی جاتی
غور کرنیکا مقام ہے کہ شیاطین و نافرمانون کے کلام طعام پر اثر کرجاوین اور پاک

پروردگار کے کلام شریف کا اثر کہانے پر نہ ہو کیون نہ ہو ضرور ہوتا ہے
پس فاتحہ کا دلوانا اور اوس طعام کو کہانا جس پر سورہ فاتحہ وغیرہ پڑہے
گئے درست ہی بلکہ یہہ طعام کہ جسپر کلام الٰہی پڑہا گیا بہت بہتر و اولے
اوس طعام سے ہی کہ جسپر کلام الٰہی نہین پڑہا گیا۔ بیان خواب۔
ایک روز بوقت صبح صادق نماز پڑہ کر مین بیٹہا میری آنکہہ لگ گئی خواب
مین کیا دیکہتا ہون کہ ایک مکان ہی جسکا دروازہ بڑا ہے اور اوس دروازہ
کے اندر اور دروازہ زنانی حویلی کا ہی اوس بڑی دروازہ مین جاکر بیٹہا گیا
دیکہتا ہون سامنی ایک تختہ لٹکا ہوا ہی اوسپر لکہا ہوا ہی کہ سوداگرون کے
جہاز اور کشتیان ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو کنارہ پر آکر پہونچا کرتی تہین اور وہ
سوداگر گیارہ تاریخ یعنے اوسی روز اسد کیواسطے کہانا پکا کر کہلایا کرتے تہی بطور
شکرانہ اونہین سوداگرون نے آپسمین یون صلاح کری کہ کہانا اسکیواسطے
ہم پکاتی ہین تو اب اسکا حضرت غوث الاعظم کی روح کو بخشدیا کرین تو اچہی بات
ہے۔ جاننا چاہئی کہ کلام پڑہنی اور کہانا کہلانی مین بالاتفاق کسے قسم کا
نقصان نہین اور تعین تاریخ گیارہ وجہ خارجی ہی جیسا کہ خواب مذکورہ سے
مفہوم ہی قطع نظر اوسکے اور بہی وجہ لوگون نے تحریر فرمائی ہین بنظر
خوف تطویل کلام ترک کردی گئے ہین لہذا مقدمہ ششم و بتائید خواب مذکورہ
تاریخ گیارہ کو فاتحہ دلوانا۔ جسکو گیارہوین کہتے ہین درست ہی کیونکہ یہہ التزام

تاریخ کیا۔ وسکا بوجہ امر خارجی ہے۔ واضح ہو کہ جس امر کا ثبوت حدیث فعلے کی ہو جیسا کرو طریقہ مسنون مین داخل ہوجاویگی ہی ایسا ہی جس شی کا ثبوت حدیث قولی سے ہو وہ بہی سنت نبوی علیہ الصلوۃ والسلام مین داخل ہی پس جن اشیا کا ثبوت حدیث مذکورہ بالاسی ہی وہ بہی خلاف سنت نہین بلکہ عین سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اور جس شی کا ثبوت حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہو اوسکا منکر باغی ہوگا۔ یہہ خاکسار طالب عا بزرگان دین و امیدوار خیر از بارگاہ رب العالمین اپنا عقیدہ ظاہر کرتا ہے اشعار

بندۂ پروردگارم امت احمد نبی
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل

دوستدار چار یارم تابع اولاد علی
خاکپائی غوث الاعظم زیر سایہ ہر ولی

اور ہر مسلمان کو ترغیب عقیدہ مذکورہ بالا کی دلواتا ہون کہ موجب نجات اور باعث رستگاری سے عذابات الٰہی سے دن قیامت کے ہی اور جس شخص کا عقیدہ مثل مذکورہ بالا کی دارین مین سرخ روئی حاصل ہی علمائی ظاہری و باطن نے اتفاق کیا ہے اسبات پر کہ اللہ تعالی نی کل مخلوقات سے پہلے حضرت احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا نور کرامت ظہور پیدا کیا پہر اوس جوہر مجرد کو موصوف بوصف رسالت فرما کر کل مخلوقات پر اوسکا جاہ و جلال مزید کیا حدیث میں مروی ہی کہ لکہا اللہ تعالی نی ساق عرش پر قلم قدرت سے محمد

رسول اللہ خاتم الانبیا ہوا اور رکہا نام حضرت کا بہشت کے دروازون پر
اور پتون اور خیمون اور درختون کے پتون پر لکہا ہی۔ صحیفہ آدم مین
آپکے بشارت کا بیان طویل جسکا مختصر یہہ ہے کہ فرمایا اللہ تعالے نے مین
مکے کا خداوند ہون وہانکے رہنی والے میری ہمسائی ہین اور مکے کے زیارت
کرنے والے میری مہمان ہین اور مکے کی تعمیر بلند کرونگا ابراہیم سے اور آبادی
اوسکے منتہی کرونگا تیری ایک فرزند پر جسکا نام محمد ہی وہ خاتم النبیین
اور میری گہر کا خاص والی ہوگا۔ اور صحیفہ ابراہیم مین ہے کہ جنے تیری
دعا اولاد اسمعیل کی حق مین قبول کے اوسکے اولاد مین محمد نام مسیدا
مقبول اور درجہ دیا ہوا پیدا ہوگا وہ میری وحی پہونچا دیگا ایسے امت کو
جو سب امتون سے بہتر ہے۔ توریت مین ہی کہ محمد بیٹا عبداللہ کا پیدا
ہوگا مکہ مین اور ہجرت کریگا مدینہ مین اور ملک شام مین اوسکا راج ہوگا اوسکے
امت کے لوگ شکر گذار ہونگے اور ناف تک کمر بند باندہینگے اور اطراف بدن پر وضو
کرینگے بلندی پر اذان کہین گے اور نماز مین صف سیدہے کرینگے اور زبور
مین چند مقام پر آپکے اوصاف جمیلہ مذکور ہین کہ کسے نبی پر سوائی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے منطبق نہین ہو سکتے۔ اور جبیر ابن مطعم روایت کرتے
ہین کہ جبوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شہرہ مکے مین ہوا مین ملک شام
کو گیا ہوا تہا جب بصرہ مین پہونچا وہان کے لوگون نے مجہسے پوچہا تو حرم

آتا ہے میں نے کہا ہان وہ بولے تو پہچانتی ہے صورت اوس شخص کے جو کہ
کہ بہت جھوٹی عزت کرتا ہی میں نے کہا ہان پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک کلیسا
مین لیگئے اور بہت تصویرین دکھائین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی تصویر دیکھی اور حضرت ابوبکرؓ کی بھی تصویر دیکھی کہ وہ حضرت کا زانو
پکڑی ہوتی ہین اونہون نے پوچھا تمنے پہچانی تصویر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی مینے کہا ہان لیکن اونکو نہ بتایا تاکہ اونکے معلومیت کا امتحان
ہو تب وہ خود بیان کرنے لگی کہ وہ تصویر یہہ ہے مینے کہا ہان پھر وہ بولی
یہہ دوسرا شخص کون ہی جو حضرت کا زانو پکڑی ہوتی ہی تو اسکو پہچانتا
ہے مینے کہا ہان وہ بولی کہ مصاحب ہین حضرت کے اور خلیفہ ہونگے
بعد آپکے ۔ روایت ہے جنگ احد مین جبکہ دندان مبارک آنسرور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کفار نے شہید کیا ۔ فرشتے نے آکر سلام کیا اور کہا ای محمدؐ خداتعالے
نے مجھے آپکا فرمان بردار کیا ہے اگر آپ حکم دین تو دونون پہاڑ کے اوٹھا کر
انکے سر پر ماردون کہ یہہ سب ہلاک ہوجائین فرمایا مین نہین چاہتا کہ یہہ لوگ
ہلاک ہون بلکہ امیدوار ہون خداتعالے انکے نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے جو
اوسکے وحدانیت کا اقرار کرین اور بندگی بجالائین (بشارت) ای امت
محمدؐ تمکو بشارت ہو کہ تمہارے مولی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم دشمنون کا
ہلاک ہونا گوارا نہین کرتے تمہارا دوزخ مین جانا اور ہلاک حقیقے مین مبتلا ہونا

ہلاک کے وجہ بیان کی کہ محمد بن عبداللہ سے رحم آمنہ مین قرار پکڑا اور وہ
شرف اولین اور آخرین ہی اصنام توڑیگا اشیاء بد کو دور کریگا اور جو
موجب رضامندی جناب باری ہین اوسکے طرف توجہ دلوادیگا چنانچہ
اوس شب کو کہ مادر حضرت محمد علیہ السلام حاملہ ہوئین تمام عرصہ ربع مسکون
سرنگون ہوئی اور تخت ابلیس منکوس اور سریر بادشاہان نگون سار اور
زبان ملوک و اہل فرمان نطق و بیان سی گنگ ہوئی صل و سلم یا اللہ علی
محمد نور اللہ ؛ مرحبا یا نور عینی مرحبا یا مرحبا ؛ مرحبا جد الحسین و الحسن مرحبا ؛
کو والدہ آپکے سے منقول ہی کہ فرمایا وقت حمل کے کوئی علامت علامت حمل سے
مثل ضعف وغیرہ مجھپہ جاری نہین ہوئی شنتی او تک یعنی نہ جانا کہ حاملہ
ہون صرف یہی ہوا کہ ایام سے نہ ہوتی تہی بعد اوسکے ایک شخص نے درمیان
بیداری و خواب کے کہا کہ اپنی حمل کی تجھکو کچھہ خبر نہین مینے کہا نہین بولا
آگاہ ہو کہ تیری پیٹ مین پیغمبر آخر الزمان ہی اوسوقت مجکو اپنی حمل سے
اطلاع ہوئی جب نو مہینے گذر گئے تب بارہوین تاریخ ربیع الاول کے دوشنبہ
کے دن وقت صبح صادق بعد چھہ ہزار ساتہہ سو پچاس برس کے زمانہ آدم
علیہ السلام سے آفتاب عالمتاب جلوہ افروز ہوا یعنی سید کونین سلطان
دارین احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار دن جاہ و جلال سے
دولت سرای اقبال مین ظہور اجلال فرمایا بیان ذوق دل سی تم کر تعظیم میلاد نبی

سر کرین اوٹھو سنو جب مصطفے پیدا ہوئے
صاحب صدق و صفا صل علی پیدا ہوئے

آدمی نور ہدا صل علے پیدا ہوئی
آج فخر انبیا صل علی پیدا ہوئی

شافع روز جزا صل علی پیدا ہوئی
ہر طرف مژدہ یہہ ہے خیر الوریٰ پیدا ہوئی

لو مبارک ہو محمد مصطفے پیدا ہوئی
شادی میلاد کی ہر دم خوشی سے کرو

شافع محشر شہ ہر دو سرا پیدا ہوئی
چاہئی پڑہنا درود ای دوستو دل سی ضرور

ہر طرف سی ہی صدا صل علی پیدا ہوئے
پہلا دنہیں کے نور کا مجلس مین ہر دم ہی ظہور

نور سے جنکے جہان مین انبیا پیدا ہوئی
نوح کی کشتے بچے جنکے سبب طوفان سے

آج وہ ہی ناخدا صل علی پیدا ہوئی
وہ چاند سا مکھڑا امام خدا وہ رنگ سنہرا صل علے

وہ گول بدن سانچے مین ڈہلا اوسکا سراپا صل علے
تہی ہو تو نیہ سر خیکے چمک ہو چہرہ جیون بجلے کے دمک

تہی انتو نیہ موتی کی جہلک نور کا چمکا صل علے
مرحبا یا نور عینی مرحبا یا مرحبا ::

بیان معراج ای مشتاقان احمدی و گدایان باب محمدی افضلترین مقامات
اور بزرگترین حالات واقعہ معراج شریف ہی ابیات ز سپہر کرد چنان گذر
کز شش جہت میگذرد نظر نہ پا ز رفتن رہ انز نہ بروح ثم نہ بجان ضرر نہ بجان
سری نزول خبر نہ ملک رسید ولی البشر تو عروج پایہ او نگر کجا رسید بیک نظر
بلغ العلے بکمالہ کشف الدجی بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ و آلہ ::
راوی لکہتا ہے کہ جب حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم وہان پہونچی
عرش کے جانب راست بارہ منبر اور جانب چپ ایک منبر عظیم مرصع انواع جواہر سے

حضرت نے دیکھ کر احوال منبرون کا پوچھا خطاب آیا کہ داہنی طرف کے منبر اور
پیغمبرون کے واسطے اور منبر جانب چپ آپکی واسطے ہی بہشت عرش کے داہنی طرف
اور دوزخ بائین طرف واقع ہی منبر چپ آپکی واسطے تجویز ہوا ہی کہ قیامت کے
دن آپ اس منبر پہ جلوس فرما دین۔ اور دوزخیون کا گذر آخر اسیطرف سی ہوگا
اگر اجیانا کوئی آپ کے امت دوزخیون مین شامل ہو جاوی تو آپ اوسکو لیکر
شفاعت کرین حبیب میری مجھی ہرگز منظور نہین کہ تمہاری امت کا کوئی
تنفس تنہائی عذاب ہوے صلی وسلم یا اللہ علی محمد نور اللہ: وہ براق
بیٹھ گئے جبکہ وہان گئے جس جگہہ دخل بشر ہی نہین: نور اللہ رو پہ تہک کی دوسانہ
سے یون گویا ریح الامین کی تھی پر ہی نہین: ہلو عرش پہ جیسے وہ جلوہ فرا شب تار
مین ویسی قمر ہی نہین: گیا وہ نون جہان سی ہی آگی نکل وہان جس جگہ شام
وسحر ہی نہین: مناجات بعلجی کا باتیں من موہن جا عرش پہ آیا آنن مین:
مین سا سی کہون اب ای زی سکی جو دہوم تہی کون مکانن مین: واللیل ہی وا کی
زلف وتا والضحی ہی مکہرا چہپا نپا کس موہنہ سی بہلا ہو واکے ثنا جا کی ہو صفت
قرآن مین: جب وہ موہن اسول اوٹہا کمہ پرسی پر دو کہول اوٹہا: لولاک لما کتب
بول اوٹہا اور امی لقب کی شانن مین: یٰس اور طٰہٰ لیکی صفت اور انا فتحنا دین
علم: کہل گیا تب تو سارا بہرم جب آیا وہ لاکے مکانن مین: سب حور وملک جن
وپری ساتون سے فلک اور ساری ہنی: تہی صل علی کی دہوم مچی آتی تہی صدا یہہ

کہ ان مین ؛ ہی غرق گناہ سگرا عاصی مشہور تمہارا یہہ داسی ؛ اور تمنا
یوہہ شمسی تربت ہی ہندوستان مین ؛ اسی معراج شریف کی برکت سے
شفاعت جناب رسول خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام مومنین گنہگار سے جوق جوق
فرادین گے مناجات رب نستغفر لنا کہکر سجاتی جائینگے ؛ ادخلونی الجنۃ
المادی سناتی جائینگے ؛ خرمن عصیان امت چارہ ساز بیکسان ؛ حشر مین
برق تجلی سے جلاتی جائینگے ؛ امتی ہونگی نہ مشغول فریق فی السعیر ؛ سب
فریق فی العدن بن بن کے جاتے جائینگے ؛ کلمہ نشفع لکم روز جزا سے شاد ہو ؛
حشر کو نامہ سیاہان سکراتی جائینگے ؛ چشم ماروشن سجائی چشم بہی کردگار
سبکو وہ نور خدا جلوہ دکہاتی جائینگے ؛ تشنگان امتی عاصی کو جامد روز حشر ؛
آب کوثر شافع محشر پلاتی جائینگے ؛ ملایک خصائل فلک بارگاہ ؛ نبی کے تہے
نائب حبیب الہ ؛ ابوبکر صدیق والا تبار ؛ جناب محمد کے تہی یار غار ؛ شہ کشور عدل
وانصاف و داد ؛ حبیب جناب شفیع العباد ؛ عمر ابن خطاب ذوالاکفر ؛ شہ مومنین
مالک بحر وبر ؛ شہ کشور علم وحلم وحیا ؛ محب رسول حبیب خدا ؛ جناب شہ پاک
عثمان رض نام ؛ کیا جمع جسنے خدا کا کلام ؛ چہارم خلیفہ جناب علی ؛ رسول خدا
کے تہے وہ بہی وصی ؛ لقب ہی انہین شہ کا شیر خدا ؛ وہی ہین دو عالم
مین مشکل کشا ؛ تصدق انہین چارونکا ای خدا ؛ جمال جناب محمد دکہا ؛
روایت ہی کہ زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص نے عجب کے ساتہہ

نماز ادا کی - لہذا آپ نے ارشاد فرمایا پھر نماز پڑھ فصل انک لم تصل تو نے

نماز نہیں پڑھی آپ نے نماز سے منع نہیں فرمایا کہ نماز مت پڑھ بلکہ ارشاد

فرمایا عمدہ طور نماز کو ادا کر مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر کسے نیک کام میں بدامر

مل گیا ہی تو بری کام کے دور کرنے میں تاکید فرما دیں اور نیک کام کے ترغیب

دلا دیں - خذ ما صفا ودع ما کدر ترجمہ بری کام کو ترک کریں اور نیک کام کو

اختیار کریں - حق ناحق کو ملا کر بیان کرنا جیسا کہ بعض صاحب کرتے ہیں خلاف

دینداری ہی +

اشتہار حسن فقیر ... ... رسول اللہ

واضح ہو کہ یہہ رسالہ نور علی نور درباره عقاید و اثبات اشیاء مذکورہ باسناد کتب معتبر

لکھا گیا برادران مومنین سی امید ہی کہ دل کو صاف فرما کر نیک نظر سی ملاحظہ فرما

اور عمل میں لادیں سفر آخرت کیواسطے یہہ زاد راہ اچھا ہی اور یہہ خاکسار

مولف رسالہ ابن مولوی محمد تاج الدین خلف الصدق شاہ عبد الغنی صاحب

سجادہ نشین شاہ محمد رمضان علیہ الرحمۃ کہ جملہ مومنین پڑھنے و سننے والوں

امیدوار ہی کہ بعد اختتام محفل میلاد شریف خلوت میں دعاء خیر سی یاد فرما دیں

ہم نگر سو بس بسی جہاں بسی رمضان | اب آب | وہ تو چشمہ فیض کا پی پی جای جہان
الٰہی ہو رمضان میرا شفیع | | بصدقہ رسالت محمد نبی

مصرعہ تاریخ

کفتہ | نور رمضان رونق دین عظیم ست | مرزا عبد ...